JIHĀT-UL-ISLĀM
Vol: 14, Issue: 02, January –June 2021

OPEN ACCESS
JIHĀT-UL-ISLĀM
pISSN: 1998-4472
eISSN: 2521-425X
www.jihat-ul-islam.com.pk

اسلامی اور مغربی ذبیحہ کے طریق کار کا تقابلی جائزہ اور اس سے متعلقہ مستجدات

(دراسة شرعیہ لغویہ)

Mechanical Slaughtering in Islam and European countries & its relevant Newer Issues: A shariah Perspective

Dr. Abdul Hameed*
Lecturer Dept. of Fatwa Studies, Shariah Academy, International Islamic University, Islamabad.
Dr. Hafiz Muhammad Nasrullah Khan*
Assistant Director, Markaz Al-Fazilah Department of Islamic Studies, The Islamic University Bahawalpur

Abstract

The foremost condition for the acceptance of rituals is to use Halal Food. Muslims always directed by Almighty Allah to earn fair and Halal eatable products which also affect human being health. There is a prescribed format in Islam to slaughter an animal for the purpose of using its meet, the animal is declared dead if the blood remains in the body of such animal. Hand slaughter mechanism has been replaced by mechanical slaughter mechanism which shocked Muslims, living in such societies where hand slaughter is prohibited by law, as it contains many controversial issues like saying the name of Almighty Allah upon slaughtering a huge quantity of animal at once whether it is permissible, as some time the animal may dies before it could be slaughtered because of electrical shocks given to it in order to relief the animal from pain of slaughtering. This study aims to conduct such issues from Islamic perspective through drawing line between Islamic and currently new invented slaughtering mechanism.

Keywords: *Slaughtering Animals, mechanical slaughtering, Halal Food, Islamic law of food, shariah perspective of slaughtering animals.*

موضوع کا تعارف:

انسانی پیدائش کا محدود مقصد اللہ تعالی کی عبادت کرنا ہے[1] جس کی منہج ربانی کے مطابق ادائیگی ایک نفسی، عقلی اور بدنی اعتبار سے صحت مند اور تندرست انسان کر سکتا ہے۔اور انسان کا مختلف پہلوؤں سے صحت مند اور تندرست ہونا، لوگوں کے ساتھ

CC BY

اچھا برتاؤ، اولاد کی صحیح تربیت و نشو و نما اور اچھے معاشرے کی بنیاد حلال اور پاکیزہ اشیاے خورد و نوش سے غذائیت حاصل کرنے میں ہے۔ یہی وہ حکمت جس کے لیے اللہ سبحانہ وتعالی نے مضر صحت والے جانوروں کا گوشت کھانا حرام قرار دیا ہے جبکہ باقی جانوروں کا گوشت کھانا حلال قرار دیا ہے۔ بدن، صحت اور جان جیسے عظیم مقاصد شریعت کی حفاظت اور عبادات وادعیہ کی قبولیت کا انحصار حلال اور پاکیزہ مطعومات ومشروبات پر ہونے کی وجہ سے مفید اور حلال غذا حاصل کرنے کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔

گلوبلائزیشن کے اس دور میں جہاں ٹیکنالوجی، سائنس اور دوسرے اہم شعبوں میں ترقی ہونے کی وجہ سے انسان کی جگہ مشین نے حاصل کی ہے وہاں مشروبات و مطعومات میں رجحانات تبدیل ہونے کے ساتھ ساتھ اشیاے خورد و نوش کی تیاری اور بنانے کا عمل بھی عموما مشین کے ذریعے طے ہونے لگا ہے۔ جن میں بیک وقت ایک سے زیادہ جانوروں کو مشین کے ذریعے ذبح کرنا، جانوروں کے سر پر زور دار ضرب (Hit) لگا کر بے ہوش کرنا یا الیکٹرک کرنٹ سے جانور کو ذبح کے لیے تیار کرنا، جیسے نئے نئے مسائل شامل ہے۔ خصوصا جن غیر مسلم ممالک میں ہاتھ کے ساتھ ذبح کرنا (Hand slaughter) ممنوع ہے اور وہاں مسلمانوں کی آبادی سکونت اختیار چکی ہے، اور وہاں عام طور پر ذبح کرنے والا مجہول الحال ہوتا ہے، اور اشیاے خورد و نوش صرف اور صرف ان تجارتی منڈیوں سے خریدی جاسکتی ہیں جہاں عموما غیر مسلم لوگوں کا غلبہ ہوتا ہے، اور اس سے بڑھ کر مسلم اور غیر مسلم ممالک کے مابین تجارتی تعلقات کی وجہ سے اشیاے خورد ونوش امپورٹ اور ایکسپورٹ ہونے کی وجہ سے حلال غذا کی تلاش اور اس کا حصول مزید پیچیدہ مسئلہ بن گیا ہے۔

ان پیچیدہ مسائل کی شرعی تکییف، تدلیل اور تعلیل کر کے شرعی حکم معلوم کرنا ایک ایسے عالم کے لیے بھی کافی مشکل ہے جو موجودہ دور میں ہونے والی تبدیلیوں سے ناواقف ہے۔ ذیل میں اسلامی اور مغربی ذبیحہ کا طریقہ کار، ان کی خصوصیات اور خصوصا مغربی ذبیحہ کے جدید طریقہ کار سے متعلقہ پائے جانے والے اعتراضات وشبہات کا جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔

اسلامی ذبیحہ کا مفہوم

ذبح کا لغوی مفہوم

الذَبحُ، (جس کا مادہ ہے ذ، ب، ح) فتح یفتح کے وزن پر ذبح یذبح کا مصدر ہے اور چیر پھاڑ کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسا کہ کہا جاتا ہے: ذبحتُ الشاۃ۔ ذِبح کو ذال کی زیر سے بھی پڑھا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ﴾[2] (اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا)، جس کا معنی ہے ذبح ہونے والا جانور۔ اسی طرح ذبیح بھی ذبح ہونے والے جانور کو کہا جاتا ہے[3]۔ اور اس کی مونث ذبیحۃ ہے۔ اسی ذبح کرنے اور چیر پھاڑ کرنے کے معنی میں اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ﴾[4] (تب انہوں نے اس کو ذبح کر دیا (مگر) وہ لگتے نہ تھے کہ ایسا کریں گے)۔ اسی طرح اللہ تعالی نے قوم موسی کو

فرعون کے ہاتھوں جن سختیوں کا سامنا تھا اس کے بارے میں فرمایا: ﴿يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ﴾ (تمہارے بیٹوں کو وہ چن چن کر ذبح کرتے، اور تمہاری بیٹیوں کو وہ زندہ رکھ چھوڑتے)۔

اور ذبح کے معنی میں قرآن مجید میں لفظ ذکاۃ بھی استعمال ہوا ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ﴾ (تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو، اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو، جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو، اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو، لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں)۔

ذبح کا اصطلاحی اور شرعی مفہوم

فقہاء نے جانور کی گلے کو کتنا کاٹنا ہے اور کون کاٹے گا اس لحاظ سے ذبح کی مختلف تعریفیں بیان کی ہیں جو معنی کے لحاظ سے متقارب ہیں اگرچہ الفاظ میں مختلف ہیں۔ ان میں سے جامع مانع تعریف حنبلی فقہاء نے کی ہے جو مندرجہ ذیل ہے:

" ذبح أو نحر الحيوان المأكول البري المقدور عليه بقطع حلقومه ومرئيه أو عقر ممتنع"[7]

(خشکی پر رہنے والے ماکول اللحم جانور کے، جس کو پکڑ کر ہاتھ سے ذبح کرنے کی قدرت پائی جائے، سانس لینے والی اور کھانے پینے والی شریانوں کو کاٹتے ہوئے ذبح یا نحر[8] کرنا یا (غیر مقدور جانور کو) بدن کے کسی بھی حصے پر زخم لگانا، ذبح یا ذکاۃ کہلاتا ہے)۔

اصطلاحی مفہوم پر غور و فکر کرنے سے معلوم ہوا کہ جانوروں کو ذبح کرنے کے مختلف طریقوں کو مندرجہ ذیل دو اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

ذبح اختیاری اور ذبح غیر اختیاری

1۔ ذبح اختیاری

ایسے جانور جو انسان کے قابو میں ہوں خواہ پالتو ہوں جیسے گائے، بیل، بکری وغیرہ۔ یا جنگلی جانور ہوں جیسے ہرن، نیل گائے وغیرہ لیکن انہیں مانوس بنالیا گیا ہو۔ اس طریقے میں جانور کے مخصوص مقام پر مخصوص رگوں کو کاٹا جاتا ہے۔ جن میں سانس کی نالی (نرخرہ) اور غذا کی نالی (مری) اور دو شہ رگ (ودجین) شامل ہیں۔ ایسے جانوروں میں ذبح کا عمل حلق اور لبہ میں انجام دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں بھی آتا ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت بدیل بن ورقاء کو مدینہ کی گلیوں میں یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ مقام ذبح حلق اور لبہ ہیں۔

"بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- بُدَيْلَ بْنَ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِىَّ عَلَى جَمَلٍ أَوْرَقَ يَصِيحُ فِى فِجَاجِ مِنًى أَلاَ إِنَّ الذَّكَاةَ فِى الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ"[9]۔

اور حضرت ابن عباس سے بھی یہی منقول ہے کہ ذکاۃ کا مقام حلق اور لبہ ہے: **"الذکاۃ فی الحلق واللبة"**[10]۔

ذبح اور نحر میں فرق ذبح کی جگہ سے کیا جاتا ہے ۔ حلق وہ جگہ ہے جو جانور کی گردن میں دونوں ڈاڑھوں اور لبہ کے درمیان ہوتی ہے۔اور لبہ جانور کی ہنسلیوں کی ہڈی کے اوپر اور گردن کے نیچے والا گڈھا ہوتا ہے۔ حلق میں رگوں کو کاٹنا ذبح کہلاتا ہے جیسا کہ چھوٹی گردن والے جانوروں بھینس ، گائے اور بکری وغیرہ میں کیا جاتا ہے۔ اور لبہ میں نیزہ مار کر خون بہانا نحر کہلاتا ہے جیسا کہ لمبی گردن والے جانور اونٹ کو کیا جاتا ہے ، ذبح اور نحر کا یہ فرق مستحب ہے ضروری نہیں[11]۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ مقام حلق میں جانور کی چار رگوں (جن کا اوپر ذکر گزرا ہے) کو یا اکثر کو کاٹنا ضروری ہے، اگر جانور کی رگیں نہ کاٹی جائیں تو جانور حلال نہیں ہو گا۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے شریطۃالشیطان سے منع فرمایا ہے: **" نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن شريطة الشيطان، زاد ابن عيسى في حديثه: «وهي التي تذبح فيقطع الجلد ولا تفرى الأوداج، ثم تترك حتى تموت"**[12](رسول اللہ ﷺ نے شریطۃالشیطان سے منع فرمایا ہے، ابن عیسی نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ شریطۃالشیطان وہ جانور ہے جس کو ذبح کیا جائے تو صرف کھال کاٹی جائے اور رگیں نہ کاٹی جائیں پھر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے)۔

2۔ذبح غیر اختیاری

ذبح اختیاری میں بنای کردہ مقام ذبح کا کاٹنا جب انسان کے بس میں نہ ہو، ے والیسی صورت میں جانور کے بدن کے کسی بھی حصے کو زخمی کر کے دم مسفوح نکال دینا ذبح کے لیے کافی ہو گا، اور اسے ذبح غیر اختیاری کہتے ہیں۔ جیسا کہ علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں: **"وذكاة الضرورة جرح وطعن وإنهار دم في أي موضع وقع من البدن "**[13](یعنی بدن کے کسی حصہ کو زخمی کرنا اور خون بہانا ذبح ضرورت کہلاتا ہے)۔

ذبح غیر اختیاری نیزے یا تیر سے زخم لگانے یا شکاری کتے کے ذریعے شکار کرنے سے ہوتا ہے، اور اس سے جانور کے جسم پر زخم لگنا اور اس سے خون بہنا ضروری ہے۔ اگر جانور کا جسم نہ کٹے بلکہ چوٹ کے صدمہ سے مر جائے تو جانور حلال نہیں ہو گا۔ جیسا کہ حدیث میں بھی ہے کہ اگر تیر کی چوڑائی سے چوٹ کھا کر جانور مرے تو وہ " وقیذ " ہے، جس کا کھانا حلال نہیں ہے۔ **"سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المعراض، فقال: إذا أصاب بحده فكل، وإذا أصاب بعرضه فقتل، فإنه وقيذ، فلا تأكل"** [14](میں نے رسول اللہ ﷺ سے تیر کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب اس کی دھار سے لگے تو کھاو اور جب اس کی چوڑائی سے لگے تو وہ وقیذ ہے اسے مت کھاو)۔

یہاں یہ بات یاد رہے کہ ذبح کی اصل صورت ذبح اختیاری والی ہی ہے۔اور جب تک جانور پر قدرت حاصل کر کے ذبح کرنا ممکن ہو گا اس وقت تک ذبح اختیاری کا طریقہ ہی اختیار کیا جائے گا[15]، البتہ جانور پر قدرت حاصل نہ ہونے کی صورت میں غیر اختیاری ذبح کا طریقہ اختیار کیا جائے گا[16]۔

ذبح کی مشروعیت

جانور کے حلال ہونے کے لیے اس کو ذبح ہونا شرط ہے اور اس کی مشروعیت کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے۔

قرآن مجید سے ذبح کی مشروعیت کے دلائل

پہلی دلیل: اللہ تعالی کا فرمان ہے:(حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ﴾[17](تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو، اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو، جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو، اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو، لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں)۔اللہ تعالی نے یہاں حرام جانوروں کا ذکر کرنے کے بعد حلال جانوروں کو مستثنی کیا ہے اور وہ ایسے جانور ہیں جن کو ذبح کیا ہو۔ تو ذبح ہونا کسی جانور کے حلال ہونے کی شرط ہے اور یہی اس کی مشروعیت کی دلیل ہے[18]۔

دوسری دلیل: اللہ تعالی نے ایسے جانور حرام قرار دیئے ہیں جن کو ذبح نہ کیا گیا ہو، اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ ﴾[19]، اسی طرح فرمایا: ﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ﴾[20]۔ یہاں اللہ تعالی نے میتہ کو حرام قرار دیا ہے[21] اور میتہ وہ جانور ہے جو غیر شرعی کے علاوہ مر جائے۔ لہٰذا شرعی طریقے سے ذبح کرنا جانور کے حلال ہونے کی شرط ہے۔

سنت سے ذبح کی مشروعیت

پہلی حدیث: فرمان نبوی ﷺ ہے: " **ما أنهر الدم وذكر اسم الله فكل------** "[22](جس کا خون بہادیا جائے اور اس پر اللہ کا نام بھی لیا جائے اسے کھالو)- چنانچہ آپ ﷺ نے ایسا جانور کھانے کا حکم دیا ہے جس کا خون بہادیا جائے۔اور خون ذبح کرنے سے ہی بہایا جاتا ہے۔

دوسری حدیث: آپ ﷺ نے عدی بن حاتم کے سوال کرنے پر فرمایا "**ما أصاب بحده فكله، وما أصاب بعرضه فهو وقيذ**"[23](جب اس کی دھار سے لگے تو کھاو اور جب اس کی چوڑائی سے لگے اور مر جائے تو وہ وقیذ ہے اسے مت کھاو)۔اس حدیث میں بھی آپ ﷺ نے وہ جانور حلال قرار دیا جس کو دھار لگے اور اس کا خون نکلے، اور خون نکلنا جانور کے ذبح ہونے کی علامت ہے۔

اجماع سے دلیل

اس بات پر علما کا اتفاق ہے کہ وہ جانور جس پر ذبح کرنے والے قدرت ہو تو اسے ذبح کرنا اس کے حلال ہونے کے لیے ضروری ہے۔ اور اگر وہ بغیر ذبح کے مر گیا تو وہ حرام ہو گا[24]۔

شرعی ذبح کی شروط

فقہاء نے شرعی ذبح کے لیے مندرجہ ذیل شروط بیان کی ہیں:

1. ذبح کرنے والا بالغ اور ممیّز ہونے کے ساتھ ساتھ مسلم یا کتابی (یہودی یا عیسائی) ہو۔ چنانچہ بت پرستوں، بت دین مجوسی ، مرتد اور کتابی کفار کے علاوہ کسی کا ذبیحہ حلال نہیں ہو گا۔
2. ذبح کرنے والا آلہ تیز دھاری دار ہو جس سے جانور کا خون تیزی سے بہ جائے۔ دینت اور ہڈی کی دھات سے نہ بنا ہوا ہو۔
3. ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لے کر ذبح کرے[25]۔

شرعی ذبح کے آداب

شرعی ذبح کے مندرجہ ذیل آداب ہیں:

1. ذبح کرنا کا آلہ تیز دھاری دار ہو تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو[26]۔ جیسا کہ فرمان نبوی ﷺ ہے: " إن الله كتب الإحسان على كل شيء، فإذا قتلتم فأحسنوا القتلة، وإذا ذبحتم فأحسنوا الذبح، وليحد أحدكم شفرته، فليرح ذبيحته"[27].
2. ذبح کرنے والے آلے کو جانور کے سامنے تیز نہ کیا جائے۔ جیسا کہ فرمان نبوی ﷺ ہے:"أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بحد الشفار، وأن توارى عن البهائم"[28]۔
3. جانور کو ذبح کرنے سے پہلے پانی پلانا مستحب ہے[29]۔
4. جانور کو آرام دہ طریقے سے مذبح کی طرف لے کر جانا نہ کہ کھینچ کر۔ جیسا کہ آپ ﷺ ایک مرتبہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے جانور کو کان سے پکڑ کر کھسیٹ کر لے جا رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:" دع أذنها، وخذ بسالفته"[30]۔
5. جانوروں ایک دوسرے کے سامنے ذبح نہ کرنا۔ اور اسی طریقے کو ابن عمر، ابن سیرین عطاء، ثوری، امام شافعی اور اصحاب الرای نے پسند کیا ہے[31]۔
6. جانور کا سر قبلہ کی طرف کرنا[32]۔
7. ذبح ہونے کے بعد جانور کا جسم ٹھنڈا ہونے کا انتظار کرنا[33]۔

8. ذبح کرنے والا ذبح کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو[34]۔

9. جانور کے اعضاء کو رسی سے باندھنا۔ اصل تو یہی ہے کہ جانور کو آرام پہنچایا جائے اور وہ بغیر باندھنے سے ہوتا ہے۔ البتہ اونٹ کے لیے فقہاء نے جائز قرار دیا ہے[35]۔ اور ویسے بھی ایسا جانور جو قابو میں نہ آرہا ہو اسے باندھنے میں کوئی حرج نہیں ہے[36]۔

10. شرعی ذبح کی یہ شروط اور آداب مجمع فقہ اسلامی کے قرار میں بھی دیکھی جاسکتی ہیں[37]۔

شرعی ذبح کے اس طریقہ کار کی حکمت

دین اسلام کو اللہ تعالی نے آخری سماوی دین بنا کر نازل کیا اور اس کو لوگوں کے پسند فرمایا، اور اللہ تعالی نے وہ تمام اشیا جو انسانوں کے لیے نقصان دہ ہو سکتی ہیں وہ حرام قرار دیں اور جو انسانی صحت اور بدن کے لیے مفید ہیں ان کو جائز و حلال قرار دیا۔ اسی لیے صرف طیب اور پاک چیزیں ہی اللہ تعالی نے حلال قرار دی ہیں اور خبیث چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔ چنانچہ ذبح کے اس طریقے سے جانور کے اندر جو انسانی صحت کے لیے نقصان دہ خون اور فضلات ہوتے ہیں، وہ خارج ہو جاتے ہیں جس سے ایسے جانور کا گوشت انسانوں کے لیے مفید ہو جاتا ہے۔ یہی بات حنفی عالم علامہ کاسانی نے بیان کی ہے: "**لا يحل – الحيوان– بدون الذبح والنحر لأن الحرمة في الحيوان المأكول لمكان الدم المسفوح وأنه لا يزول إلا بالذبح والنحر، ولأن الشرع ورد بإحلال الطيبات قال الله تعالى: ﴿ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ﴾** (کوئی جانور بغیر ذبح اور نحر کیے حلال نہیں ہو سکتا؛ کیونکہ جانور کی حرمت صرف اور صرف اس میں پائے جانے والے دم مسفوح کی وجہ سے ہوتی ہے اور وہ خون بغیر ذبح اور نحر کے خارج نہیں ہوتا، اور ایسا کرنے کا حکم اس لیے ہے کہ شریعت نے حلال اور طیب چیزوں کو جائز قرار یا ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: "لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال ہے؟ تو آپ ﷺ بتا دیجئے کہ طیب اور پاک چیزیں ان کے لیے حلال ہیں")، اور مردار، جو اپنی طبعی موت مرتا ہے اس کی حرمت کی وجہ بھی یہی ہے کہ کہ اس میں دم مسفوح باقی رہ جاتا ہے[38]۔ اور ابن سعدی فرماتے ہیں: "اللہ تعالی نے جو مردار کو حرام قرار دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں نقصان دہ خون باقی رہ جاتا ہے جس سے اس کا گوشت بھی نقصان دہ ہو جاتا ہے"[39]۔ اور حافظ ابن قیم بھی یوں رقم طراز ہیں: **فإن الميتة إنما حرمت لاحتقان الرطوبات والفضلات والدم الخبيث فيها ، والذكاة لما كانت تزيل ذلك الدم والفضلات كانت سبب الحل**" (کہ مردار اس لیے حرام ہے کہ اس میں نقصان دہ رطوبتیں، فضلات اور پلید خون باقی رہ جاتا ہے، جبکہ ذبح کا اسلامی طریقہ اسی خون اور فضلات کو نکالنے کا سبب ہے اور نتیجۃً ایسا جانور بھی حلال ہو جاتا ہے)[40]۔

خلاصہ: اسلامی ذبح کے طریقہ کار میں جانور کو ذبح کرتے وقت اس کی وہ انتڑیاں جن سے خون جلدی سے نکل جاتا ہے ان کو بآسانی کاٹا جاتا ہے، ساتھ ساتھ یہ بات بھی ہے کہ ذابح بسم اللہ بھی پڑھتا ہے، اس میں جانور کو گرم پانی میں ڈالنے یا ذبح سے پہلے کسی چیز سے اس کے سر پر چوٹ لگانا یا بجلی کے جھٹکے دینے کا کوئی امر نہیں پایا جاتا جو کہ عموماً جانور کے لیے مزید تکلیف کا سبب بننے کے ساتھ ساتھ خون نکلنے کے عمل کو بھی سست کرتا ہے اور وہ خون جانور کے جسم میں رہ جاتا ہے۔

مغربی ذبیحہ کا جدید طریقہ کار (مشینی ذبح)

عصر حاضر میں ہونے والی ترقی سے جہاں زندگی کے دوسرے شعبوں میں تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں وہاں ذبح کے طریقوں میں تبدیلیاں آئی ہیں۔ پہلے صرف لوگ ہاتھ کے ساتھ جانور ذبح کرنے کے طریقے کے جانتے تھے اور اب ہاتھ سے ذبح کی بجائے مشین سے جانوروں کو ذبح کرنے کا رواج عام ہوتا جا رہا ہے۔ اگرچہ بر صغیر میں ابھی تک اس طریقے کو اتنی پذیرائی نہیں ملی لیکن آئندہ ایام میں جیسے مشین نے تمام کاموں میں انسان کی جگہ لے لی ہے ،ذبح کے معاملات میں بھی مشین کو جگہ مل جائے گی۔اور خاص طور پر وہ ممالک جہاں ہاتھ کے ساتھ ذبح کرنا منع ہے بلکہ لوگ اپنا جانور، خواہ وہ قربانی کا ہی کیوں نہ ہو، بھی اپنے گھر میں ذبح نہیں کر سکتے، وہاں لامحالہ مشین سے جانور کو ذبح کرنا پڑتا ہے۔ جس کا ایک با قاعدہ طریقہ کار (Process) جس کو ذیل میں بیان کا جا رہا ہے۔

ذبح کا مشینی طریقہ

ترقی کے اس دور میں جانور کو مشین کے ذریعے ذبح کیا جاتا ہے ،البتہ اگر مشین سے ذبح کرنا مشکل ہو جائے تو مختلف وسائل سے جانور کو مشین کے ذریعے ذبح کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

مشینی ذبح کا طریقہ

بنیادی طور پر مشینی ذبح کے لیے دو طریقوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔

پہلا طریقہ: انسانی اور مشینی عمل سے ذبح

عموماً بڑے جانوروں جیسے گائے، بھینس، بکری، دنبہ وغیرہ کو بے ہوش کر کے [41] مشین سے جڑی زنجیر سے لٹکا دیا جاتا ہے اور ایک آدمی چھری سے اس کا حلق کاٹ دیتا ہے۔ کبھی لٹکانے سے قبل بے ہوش کرنے کے بعد زمین پر ہی ذبح کر دیا جاتا ہے۔البتہ باقی کام جیسے کھال اتارنا، گوشت کے ٹکڑے کرنا وغیرہ مشین کے ذریعے انجام پاتے ہیں [42]۔

اسی طرح ان بڑے جانوروں کو اب بغیر بے ہوش کیے ان کا سر مشین کے اندر رکھ دیا جاتا ہے اور مشین کے ذریعے اسے ذبح کیا جاتا ہے۔ تو اس طریقے سے ذبح بھی مشین کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

دوسرا طریقہ: مشینی عمل سے ذبح

اس طریقے میں عموماً چھوٹے جانوروں کو، جیسے مرغیوں، مرغابیوں وغیرہ، مشین کی ایک لمبی چین جس پر ہزاروں نکڑے لگے ہوتے ہیں ان پر لٹکا دیا جاتا ہے، چین چلتے ہی بجلی کے شاک سے مرغی بے ہوش ہو جاتی ہے اور پھر مشینی عمل سے ہی مرغی آگے بڑھتی ہے اور مشینی چھری کے ذریعے اسے ذبح کر دیا جاتا ہے۔ تو ایک بار مشین چلانے سے ہزاروں مرغیاں ذبح کر دی جاتی ہیں [43]۔

مشینی ذبح سے متعلقہ مستجدات اوران کے احکام

مشینی ذبح کا حکم بیان کرنے سے پہلے وہ نئے مسائل جو مشینی ذبح کے عمل سے تعلق رکھتے ہیں تاکہ مشینی ذبح کے شرعی حکم کو سمجھنا آسان ہو جائے۔

پہلا مسئلہ: بسم اللہ پڑھنے کا حکم

مشینی ذبح کے طریقوں میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ جانور ذبح کر دیئے جاتے ہیں۔تو مشینی ذبح کے وقت ایک مرتبہ بسم اللہ پڑھنا تمام جانوروں کے لیے کافی ہوگا یا تمام کے لیے الگ سے بسم اللہ پرھنا ضروری ہے۔تواس بات کو سمجھنے کے لیے جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا کیا حکم ہے اس کو سمجھا ضروری ہے۔

جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنے کے وجوب یا عدم وجوب کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔

پہلا قول: جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا فرض ہے

حنفی فقہا[44]، مالکی فقہا[45] (مشہور قول) اور ایک قول میں حنبلی فقہا[46] کے ہاں بسم اللہ کا جانور کو ذبح کرتے وقت پڑھنا فرض ہے۔اگر ذبح کرتے وقت بھول گیا تو وہ ذاکر کے حکم میں ہے البتہ جان بوجھ کر چھوڑنے والے کا ذبیحہ حرام ہوگا۔اور یہ حکم قرآن وسنت اور اثر سے ثابت ہے۔

دلائل:

قرآن سے:

1. اللہ تعالی کا فرمان ہے:﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ﴾[47]۔آیت میں اللہ تعالی نے اس جانور کو فسق قرار دیا ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔اور فسق کا ارتکاب حرام کے ارتکاب سے ہوتا ہے نہ کہ جائز کام سے۔اسی طرح مطلق نہی تحریم کے لیے ہوتی ہے[48]۔
2. اسی طرح اللہ تعالی کا فرمان ہے : ﴿ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ﴾[49]۔آیت میں اللہ تعالی نے مطلق حکم دیا ہے اور حکم کسی چیز کے واجب ہونے کا تقاضا کرتا ہے[50]۔

سنت سے:

1. وہ روایت جس میں عدی بن حاتم نے آپ ﷺ سے پوچھا تھا کہ میں اپنا کتا شکار کے لیے بسم اللہ پڑھ کر چھوڑتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا:((فقال النبي صلى الله عليه وسلم: إذا أرسلت كلبك وسميت، فأخذ فقتل فأكل فلا تأكل، فإنما أمسك على نفسه قلت: إني أرسل كلبي، أجد معه كلبا آخر، لا أدري أيهما أخذه؟ فقال: لا

تأكل، فإنما سميت على كلبك ولم تسم على غيره))[51]-(جب تو اپنا کتا شکار کے لیے چھوڑے اور بسم اللہ بھی پڑھے اور کتے نے شکار کا جانور پکڑا اور قتل کر کے کھایا تو اس سے تو کچھ نہ کھا کیونکہ اس نے اپنے لیا شکار کیا ہے، تو میں نے کہا: میں اپنا کتا بھیجتا ہوں اور کسی اور کتے کو بھی ساتھ پاتا ہوں اب پتہ نہیں کس نے ان میں سے شکار کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس مت کھاؤ، کیونکہ تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ کسی دوسرے پر)۔

تو اس حدیث آپ ﷺ نے کھانے سے منع فرمایا اور اس کی علت بسم اللہ نہ پڑھنے کو قرار دیا۔

2. فرمان نبوی ﷺ ہے: ((ذبيحة المسلم حلال ذكر اسم الله أو لم يذكر؛ إنه إن ذكر لم يذكر إلا اسم الله))52 (مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے ، اللہ کا نام لے یا نہ لے، کیونکہ اگر وہ کسی کا نام لیتا تو اللہ کا ہی نام لیتا)۔ تو بسم اللہ بھول جانے سے ذبیحہ حرام نہیں ہو جاتا۔

اثر سے:

حضرت ابن عباس کا قول ہے: " من نسي التسمية فلا باس "[53](جو ذبح کے وقت بسم اللہ بھول جائے اس میں کوئی حرج نہیں)۔

دوسرا قول: ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھنا سنت موکدہ ہے

شافعی فقہا[54] کے ہاں ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھنا سنت موکدہ ہے اگر ذابح نے جان بوجھ کر یا بھول کر ترک کر دی تو ذبیحہ حلال ہی ہو گا۔

دلائل:

قرآن سے:

اللہ تعالی کا فرمان ہے:﴿ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ﴾[55]-اس میں اللہ تعالی نے ذبیحہ کو حلال قرار دیا ہے اور بسم اللہ پڑھنے کو ذکر نہیں کیا۔ لہذا بسم اللہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح اللہ تعالی نے اہل کتاب کا ذبیحہ حلال قرار دیا ہے جبکہ وہ غالبا بسم اللہ نہیں پڑھتے۔ لہذا یہ واجب بھی نہیں[56]۔

سنت سے دلیل

شافعی فقہا نے اس روایت سے استدلال کیا ہے جس میں ایک قوم کے لوگوں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں، ہماری قوم کے لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں لیکن ہمیں علم نہیں ہوتا کہ انہوں نے اس پر بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں، تو کیا ہم کھالیا کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((اذكروا اسم الله وكلوا))[57](اللہ کا نام لے کر کھالو)۔ اسی طرح وہ حدیث

جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: ((المسلم یذبح علی اسم اللہ سمی او لم یسم)) [58](مسلمان اللہ کے نام پر ہی ذبح کرتا ہے ، وہ اللہ کا نام لے یا نہ لے)۔

اختلاف کا سبب

بسم اللہ کے وجوب اور عدم وجوب کے بارے میں یہ اختلاف اللہ کے فرمان: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ﴾[59] ، اور وہ فرمان نبوی ﷺ جس سے شافعی فقہا نے استدلال کیا ہے جس میں ایک قوم کے لوگوں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں، ہماری قوم کے لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں لیکن ہمیں علم نہیں ہوتا کہ انہوں نے اس پر بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں، تو کیا ہم کھا لیا کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اذکروا اسم الله وکلوا"[60]۔ کے مابین پایا جانے والے ظاہری تضاد ہے۔

چنانچہ امام مالکؒ آیت کو حدیث کے ناسخ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حدیث ابتدائے اسلام کے زمانے سے تعلق رکھتی ہے۔ جبکہ امام شافعیؒ کے ہاں حدیث کا تعلق ابتدائے اسلام سے نہیں بلکہ یہ مدنی حدیث ہے اور آیت مکی ہے، چنانچہ جمع کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھنے والے حکم کو ندب پر محمول کیا ہے۔البتہ جن فقہاؒ نے بسم اللہ پڑھنے کو یاد ہونے کی حالت میں واجب قرار دیا ہے انہوں مندرجہ ذیل حدیث کی بنا پر کہا ہے: "أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "إن الله تجاوز عن أمتي الخطأ، والنسيان وما استكرهوا عليه"[61]۔

راجح:

پہلی رائے زیادہ راجح ہے جس پر دل مطمئن ہو رہا ہے کہ اگر ذابح کو یاد ہے تو لازمی پڑھے، البتہ بھول جانے کی صورت میں معاف ہے ذبیحہ حرام نہیں ہو گا۔ واللہ اعلم

اب سوال یہ ہے کہ ایک ہی وقت میں ذبح ہونے والے جانوروں پر ایک ہی بسم اللہ کافی ہے یا تمام جانوروں پر الگ الگ بسم اللہ پڑھنی ضروری ہے؟

جب سے خودکار آلہ سے جانوروں کو ذبح کرنے کا طریقہ سامنے آیا ہے، علما نے بیک وقت ایک سے زیادہ جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں تین آرا کو اختیار کیا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1. ایسی حالت میں مشین چلانے والے کی طرف سے ایک بار بسم اللہ پڑھ دینا کافی ہے۔
2. ایک مرتبہ بسم اللہ پڑھنا ان جانوروں کے ذبح کے لیے کافی ہو گا جو اس مشین چلانے والے کے سامنے ہیں، یعنی ان جانوروں کو اس چین میں لٹکا دیا جائے جس میں ڈال کر ان کو جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔
3. خودکار آلات کے ساتھ بسم اللہ پڑھنا مشکل ہے اس لیے ان کے ذریعے ذبح حلال نہیں ہو گا۔

پہلا موقف: ایسی حالت میں مشین چلانے والے کی طرف سے ایک بار بسم اللہ پڑھ دینا کافی ہے۔

اس موقف کو سعودی عرب کی دائمی کمیٹی برائے فتوی نے اپنایا ہے ، جب اس کمیٹی سے مشینی ذبح کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس طریقے میں بیک بار کئی تعداد میں جانور ذبح کیے جاتے ہیں تو تسمیہ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ تو جواب میں دائمی کمیٹی برائے فتوی کے ممبران نے یہ موقف اختیار کیا کہ :

1. جدید آلات سے ذبح کرنا درست ہے جبکہ آلات تیز ہوں اور حلق کیساتھ دیگر رگوں کو بھی کاٹ دیا جائے
2. اگر مشین ایک وقت میں متعدد مرغیاں ذبح کرے تو سب کے لیے ایک بار تسمیہ پڑھنا کافی ہو گا ، جس کو کوئی مسلمان یا اہل کتاب آدمی پڑھے گا، ہاں اگر ذابح ہاتھ کے ساتھ ذبح کرے تو ہر مرغی پر الگ سے تسمیہ پڑھنا ضروری ہو گا[62]۔ کویت کے دار الافتا نے بھی یہی فتوی صادر کیا ہے[63]۔

دوسرا موقف : ایک مرتبہ بسم اللہ پڑھنا ان جانوروں کے ذبح کے لیے کافی ہو گا جو اس مشین چلانے والے کے سامنے ہیں ، یعنی ان جانوروں کو اس چین میں لٹکا دیا جائے جس میں ڈال کر ان کو جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔

اس موقف کو شیخ صالح بن عثیمین نے اختیار کیا ہے جس کی دلیل میں انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ یہ ایسے ہی ہے جیسے جانوروں کے ایک غول کو دیکھا اور شکاری نے بندوق چلائی اور تسمیہ پڑھ کر فائر کر دیا اب اس فائر کی وجہ سے جو پرندے شکار ہوں گے وہ جائز اور حلال ہوں گے[64]۔ اور ظاہری بات ہے کہ وہ پرندے اس شکاری کے سامنے ہیں جن کو اس نے شکار کیا ہے۔ لہذا جن جانوروں کو ایک تسمیہ سے ذبح کرنا ہے ان کا ذابح کے سامنے ہونا ضروری ہے۔

یہاں شیخ ابن عثیمین کی رائے کی بجائے پہلی رائے زیادہ معتبر ہے اس لیے کہ شکار پر قیاس کرتے ہوئے جن جانوروں کو ذبح کرنا مقصود ہے ان کا تعین کرنا درست نہیں ہے؛ کیونکہ شکاری کے شکار میں اگر کوئی ایسا جانور شکار ہو جائے جس کی شکاری نے نیت نہ کی ہو مگر شکاری نے تسمیہ پڑھ کر فائر کیا ہو تو ایسا جانور بھی حلال ہو گا ، حرام نہیں ہو گا ، لہذا ایک مرتبہ تسمیہ سے ذبح ہونے والے جانوروں کی تعیین کرنا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح یہاں شیخ مولانا تقی عثمانی حفظہ اللہ کی بات بڑی معتبر ہے ، انہوں نے مشین پر ذبح کرتے وقت پڑھی جانی والی بسم اللہ کو شکار پر کتے کو چھوڑنے پر قیاس ہے چنانچہ جیسے کتے کو چھوڑتے وقت تسمیہ پڑھی جاتی ہے اور پھر اس شکاری کتے کو چھوڑنے اور شکار ہونے کے مابین کافی فاصلہ بھی آ سکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ کتا ایک سے زیادہ جانوروں کا شکار لے اور یہ سب حلال ہوں گے ، اسی طرح مشین کے ساتھ ذبح کیے جانے والے جانوروں کا حکم ہو گا کہ ایک یہ تسمیہ کافی ہو جائے گا۔ اور اگرچہ یہ باتیں اضطراری حالت کی ہیں اور ہماری گفتگو اختیاری حالت کے بارتے میں ہے ، مگر چونکہ یہ مسئلہ یورپ وغیرہ عموم بلوی کی حثیئت اختیار کر چکا ہے تو ایسی صورت میں اختیاری حالت کو اضطراری حالت پر قیاس کرنے کی گنجائش نظر آتی ہے تاکہ امت کے لیے آسانی پیدا ہو[65]۔ اور اسی رائے کو شیخ عکرمہ سعید صبری نے اختیار کیا ہے[66]۔

چنانچہ عموم بلوی ، مشقت دور کرنے ، آسانی پیدا اور **اذا ضاق الامر اتسع**[67] کے تحت یہی موقف راجح ہے کہ مشین کے ذریعے ذبح کرتے وقت شروع میں ہی ایک مرتبہ تسمیہ پرھ لینا کافی ہے۔ البتہ اگر مشین عمل ذبح سے رک جائے ، بند ہو جائے تو پھر جن جانوروں کو مشین کے ساتھ ذبح کرنا ہے ان کے لیے نئے سرے سے تسمیہ پڑھنا ضروری ہو گا۔ واللہ اعلم

دوسرا مسئلہ: اختیاری ذبح میں بسم اللہ ذبیحہ پر پڑھنی ہے یا آلہ ذبح پر؟

تمام فقہا کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بسم اللہ ذبیحہ پر پڑھی جائے گی نہ کہ ذبح کرنے والے آلے پر۔ اور مندرجہ ذیل آیات سے اس کا شواہد پیش کیا ہے۔

1. اللہ تعالی فرمان ہے: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ﴾[68]۔
2. اور فرمان باری تعالی ہے: (فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ)[69]۔
3. اللہ تعالی فرمان ہے (فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ)[70]۔

تمام آیات میں اللہ تعالی نے اپنے نام کو پڑھنے کا حکم دیا ہے اور اس سے مراد صرف اور صرف ذبیحہ پر اپنا نام لینے حکم ہے[71]۔

تیسرا مسئلہ: اختیاری ذبح میں بسم اللہ پڑھنے کا وقت

تمام فقہا کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اختیاری ذبح میں ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھی جائے گی اس میں تقدیم نہیں کی جائے گی سوائے اس تقدیم کے جس سے بچنا ناممکن ہو۔ اور اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ﴾[72]۔ چنانچہ اس آیت میں ذبح کا معنی پوشیدہ ہے، لہذا اللہ کا نام وقت ذبح ہی متحقق ہو گا[73]۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر ایک کثیر تعداد میں جانوروں کو ذبح کیا جائے تو ان کے ذبح کے وقت ایک ہی مرتبہ بسم اللہ ان تمام جانوروں کی حلت کا سبب اس وقت بنے گی جب ان تمام جانوروں کو ایک ہی وقت میں ذبح کیا گیا ہو۔ ورنہ اگر ذبح کا وقت تمام کا الگ الگ ہے تا پھر صرف وہی جانور حلال قرار پائے گا جس کے ذبح سے متصل پہلے بسم اللہ پڑھی گئی ہے اور باقی جانوروں کو نسیان والے حکم میں نہیں لایا جا سکتا، جس کے مطابق بھول میں چھوڑ دی جانے والی بسم اللہ میں جانور حلال ہی رہتا ہے۔ لہذا تمام جانوروں پر الگ الگ بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔

چوتھا مسئلہ: ذبح میں کاٹی جانے والی رگوں کی کٹائی کا مسئلہ

جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ ذبح کے لیے چار رگوں کا کاٹنا ضروری ہے جو مندرجہ ذیل ہیں: حلق، مری اور دو شہ رگ۔ جیسا کہ فرمان نبوی ﷺ ہے: "افر الاوداج بماشئت" چنانچہ جب یہ چاروں رگیں کاٹ دی جائیں تو ذبح کا عمل مسنون طریقے سے پایہ تکمیل تک پہنچ جاتا ہے۔ اور اس پر تمام فقہا کا اتفاق ہے[74]۔

لیکن سوال یہ ہے کہ اگر بعض کٹ جائیں اور بعض نہ کٹیں (کیسا کہ کثیر تعداد میں ذبح کیے جانے والے جانوروں میں ایسا ہونے کے بہت زیادہ خدشات ہوتے ہیں، کیونکہ تمام کی رگوں پر چھری ایک ہی مرتبہ نہیں چلتی بلکہ وقفے وقفے سے چلتی ہے)، یا کم از کم کتنی رگیں کٹ جائیں تو ذبیحہ حلال ہو گا؟

اس پر مذاہب میں اختلاف پایا جاتا ہے، جو مندرجہ ذیل ہے:

حنفی مذہب: کم از کم چار میں سے تین کٹ جائیں تو ذبح شمار ہو گا، کیونک تین اکثریت کو شامل ہے۔اور حکم اکثریت پر لگتا ہے۔اور یہی مفتی بہ قول ہے[75]۔

مالکی مذہب: دونوں شہ رگ اور حلق کا کٹ جانا شرعی ذبح کے لیے ضروری ہے، مری کا کٹنا شرط نہیں ہے[76]۔

شافعی مذہب: مری اور بلعوم صرف کٹ جائیں تو شرعی ذبح ہو جاتا ہے، البتہ دونوں شہ رگ کو کاٹنا مستحب ہے[77]۔

حنبلی مذہب: ایک رائے شافعی مذہب کے مطابق ہے اور دوسری رائے کے مطابق چاروں رگوں کا کاٹنا شرعی ذبح کے لیے ضروری ہے[78]۔

اختلاف کا سبب:

شرعی ذبح کے لیے واضح طور پر کوئی حدیث نہیں ہے، البتہ دو طرح کی احادیث ہیں، ایک کے مطابق صرف خون کا بہ جانا کافی ہے جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ((ما أنهر الدم، وذكر اسم الله عليه فكلوه))79. اسی طرح دوسرا فرمان ہے: ((كُلُّ مَا أَفْرَى الأَوْدَاجَ مَا لَمْ يَكُنْ قَرْضَ نَابٍ أَوْ حَزَّ ظُفُرٍ))[80].

پہلی حدیث کے مطابق بعض شہ رگوں کو کاٹنا کافی ہے کیونکہ اس سے خون بہ جاتا ہے جبکہ دوسری حدیث کے مطابق تمام شہ رگوں کو کاٹنا ضروری ہے۔چنانچہ ان دونوں احادیث سے جو بات سمجھ آرہی ہے وہ یہ ہے کہ شہ رگ کو کاٹنا ضروری ہے، دونوں کو یا ایک کو یا بعض کو، اور یہ اس وقت ہے جب الاوداج کے لام کو بعض اوداج کو کاٹنا مراد لیا جائے۔کیونکہ کلام عرب مین لام تعریف کبھی کبھی بعض پر بھی دلالت کرتا ہے۔

البتہ حلق اور مری کو کاٹنے کی کوئی دلیل، نص نہیں ہے سوائے سماع کے۔چنانچہ ایک رائے کے مطابق شرعی ذبح کے لیے اتنا کاٹنا لازمی ہے جس کے کاٹنے پر اجماع ہے، کیونکہ جب ذبح کرنا ضروری ہے اور اس کے لیے واجھ نص نہیں ہے تو پھر کم از کم اتنی مقدار کاٹنا ضروری ہے جس پر اجماع واقع ہو چکا ہے[81]۔

راجح:

سابقہ بحث سے مندرجہ ذیل نتیجہ سامنے آتا ہے کہ حنفی مذہب کو اپنانے سے مذکورہ دونوں احادیث میں جمع و توفیق کے ساتھ ساتھ ذبح کرنے کی غایت اور جو مقصد ہے وہ پورا ہو جاتا ہے اور وہ ہے کہ جانور کا خون، نجس رطوبتوں ک اور روح کو بدن سے نکالا جائے، اور یہ مقصد دو شہ رگوں میں سے ایک اور مری و حلق کو کاٹنے سے حاصل ہوتا ہے۔اور اسی میں ہی ذبح کے معاملے میں آسانی ہے۔

چنانچہ ایک ہی ساتھ کثیر تعداد میں ذبح ہونے والے جانوروں میں اگر حلق، مری اور شہ رگ کٹ جائیں تو ذبیحہ حلال ہے، اور یہی مختار رائے ہے۔البتہ پرندون کو مشین سے ذبح کرتے ان اوداج کا کٹنا غیر متحقق ہوتا ہے، کیونکہ وہ مشین بعض رگون کو کاٹ دیتی ہے اور بعض کو نہیں۔اور کبھی کبھی تو گردن کے اوپر والی جلد کو ہی کاٹا جاتا ہے اور مشینی چھری رگون تک نہیں پہنچتی، تو حرام اگرچہ نہین کہا جا سکتا البتہ عدم حلال کا شبہ پیدا ہو جاتا ہے۔پھر بھی پرندوں کو مشین سے ذبح کرتے وقت کیال کرنے کی ضرورت بہت زیادہ ہوتی

ہے کیونکہ ان کے سر چھوٹے ہونے کی وجہ سے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ پرندہ ذبح ہو گیا ہے، جبکہ خون نکلنا اس کے ذبح ہونے کی علامت نہیں ہے۔

پانچواں مسئلہ: محل ذبح پر چھری نہ پہنچنے کا حکم

ذبح کی جگہ کیا ہے اور کس جہت (حلق یا گدی) سے ذبح کیا جائے گا۔

- جہاں تک پہلے نقطے کی بات ہے تو اس بارے میں فقہا[82] کا اتفاق ہے کہ بڑے جانوروں کو حلق اور لبہ کی درمیانی جگہ سے ذبح کیا جائے گا۔ جسکی دلیل نبی ﷺ کا فرمان ہے: اور ویسے بھی اس جگہ سے خون بآسانی جسم سے نکل جاتا ہے اور جانور پر تخفیف کا سبب بنتا ہے۔
- جہاں تک دوسرا مسئلہ ہے کہ گردن کی جانب سے کاٹا جائے گا یا حلق کی طرف سے، تو اصل میں ذبح کی جگہ حلق کی جانب ہے، لیکن اگر ذابح نے غلطی سے یا جان بوجھ کر گردن کی جانب سے ذبح کر دیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

پہلی صورت: غلطی سے گردن کے اوپر سے ذبح کرنا

غلطی سے مراد یہ ہے کہ جانور قابو میں نہ آیا اور چھری گردن پر چلی گئی، اور امام احمد بن حنبل کے کہنا ہے کہ ایسے ذبیحہ کے گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اگر جان بوجھ کر گردن کی جانب سے ذبح کیا ہے تو پھر حرام ہے[83]۔ اور قاضی خرقی کا کہنا ہے کہ اگر غلطی سے گردن سے ذبح کیا اور پھر چھری جانور کی زندگی ختم ہونے سے پہلے پہلے محل ذبح پر آگئی تو ایسا جانور حلال ہو گا، کیونکہ ایسی حالت میں ذابح اس جانور کو ذبح کرنے سے عاجز آگیا ہے چنانچہ محل کا اعتبار ختم ہو جائے گا۔ اور اگر جان بوجھ کر اس کی گردن سے ذبح کر دیا تو جانور حلال نہیں ہو گا کیونکہ گردن پر زخم ی زہق کا سبب ہے اور گردن محل ذبح نہیں ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے اس جانور کے پیٹ کو پھاڑ کر مار دیا ہے[84]۔

دوسری صورت: جان بوجھ کر گردن سے زخم لگانا

اگر کوئی ذابح جان بوجھ کر جانور کی گردن کو زخم لگاتا ہے تو امام مالک اور امام احمد کے ایک قول کے مطابق ایسا کرنا جائز ہے۔ کیونکہ حلق تک پہنچنے سے پہلے پہلے جانور گردن اور کمر کی ہڈی کے کٹ جانے کی وجہ سے مر جاتا ہے[85]۔ جبکہ حنفی اور شافعی فقہا کے ہاں اور امام احمد کے ایک قول کے مطابق ایسا کرنا مکروہ ہے۔ کیونکہ اس سے جانور کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ اور اگر اتنی جلدی ذبح کرے کہ اس کی زندگی باقی تھی اور حلق کاٹ دیا تو جانور حلال ہو گا۔ ورنہ اگر جانور کی حرکت بند ہو گئی اور اس کو ذبح نہ کر سکا تو جانور حرام ہو گا[86]۔

اسی طرح اگر ذابح کو معلوم نہ ہو کہ جانور میں زندگی کی رمق باقی ہے کہ نہیں تو پھر دیکھا جائے گا کہ کیا ذبح کا آلہ تیز دھاری دار ہے تو اس کو حلال کہا جائے گا ورنہ نہیں[87]۔

راجح:

سابقہ بحث سے معلوم ہوا کہ فقہا جیسے اس بات پر متفق ہیں کہ گردن کی جانب سے ذبح کرنا معصیت کا کام ہے اسی طرح اس بات پر بھی متفق ہیں کہ جان بوجھ کر گردن سے ذبح کرنے سے جانور حرام ہوگا۔ اگرچہ بعض کے ہاں اگر اس کی زندگی میں اس کو مطلوبہ رگیں کاٹ دی جائیں تو جانور حلال ہوگا۔ لہٰذا راجح یہ ہے کہ گردن سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے اور ایسے ذبح کرنے میں کم از کم شبہۃ الحرام پایا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

اب اگر مشینی ذبح کی صورت کو دیکھا جائے اگر تو ذبح کی جگہ اور جہت شرعی طور پر مطلوب ہی ہے تو ایسا جانور حلال ہوگا ورنہ جانور حلال نہیں ہوگا، جیسا کہ اگر دیکھا جائے تو چھوٹے جانوروں کو ذبح کرتے وقت مشینی چھری کبھی ان کے سر پر لگتی ہے اور کبھی گردن کے اوپر، تو ایسی صورت میں بڑی باریک بینی سے کام لینے ضرورت ہے، بصورت دیگر حلت اور حرمت کے مسئلے میں شبہۃ پیدا ہو جائے گا اور حرمت کی جانب غالب قرار دی جائے گی۔

چھٹا مسئلہ: جانوروں کو ایک دوسرے کے سامنے ذبح کرنا

جیسا کہ پہلے شرعی ذبح کے آداب میں یہ بات گزری کہ جانوروں کو ایک دوسرے کے سامنے ذبح نہیں کرنا چاہیے۔ چنانچہ مشینی ذبح میں دوسرئ مسائل کے ساتھ ساتھ ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اس طریق ذبح میں جانوروں کو ایک دوسرے کے سامنے ذبح کیا جاتا ہے۔ تو جانوروں کے ساتھ نرمی اور عدم تکلیف کا برتاو کرنا چاہیے، اور ایک دوسرے کے سامنے ذبح کرنے سے تکلیف کا احساس زیادہ ہو سکتا ہے، جس سے ذبح کی حلت تو متاثر نہیں ہو گی البتہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔

ساتواں مسئلہ: جانور کو گرم پانی میں ڈالنا کھال اتارنے اور صفائی کرنے کے لیے جانور کے ٹھنڈا ہونے سے پہلے

مشینی ذبح کے طریقے میں جانور کو ذبح کر کے فورا پانی میں ڈالا جاتا ہے تا کہ صفائی ستھرائی ہو جائے اور کھال اترنے کا عمل آسان ہو جائے۔ لیکن یہاں یہ بات قابل غور بات یہ ہے اگر جانور کی زندگی ابھی باقی ہو اور اسے پانی میں ڈال دیا جائے جس سے اس کی موت واقع ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

تو ایسی صورت میں جس میں ذبیحہ ذابح کے عمل سے نہیں بلکہ کسی اور عمل سے مر جائے تو وہ حلال نہیں ہو گا[88]۔ اسی سے ملتا جلتا حضرت ابن مسعود کا قول ہے جس میں انہوں نے فرمایا: " **من رمى طائرا فوقع في الماءفغرق فيه فلا تاكل**"[89]. اور اسی طرح اس جب حرام اور حلال جمع ہو جائیں تو حرام حلال پر غالب آجاتا ہے[90]۔

چنانچہ جب مشینی عمل سے کوئی جانور ذبح کیا گیا ہو اور مت سے پہلے پہلے اسے پانی میں ڈال دیا گیا ہو تو وہ پانی اس کی موت کا سبب ہو سکتا ہے جس سے اس کی حلت میں شبہ آجائے گا۔ اور نتیجۃ ایسے جانور حرام ہو جائیں گے۔

اسی طرح شرعی طور پر جانور کو ذبح کرنے کے بعد اتنی دیر چھور دینا ضروری ہوتا ہے کہ وہ ٹھنڈا ہو جائے اور اور اس کی روح نکل جائے، اس سے اس کے جسم کو تکلیف کم ہوتی ہے اور نبی کریم ﷺ نے بھی ایسے ہی کیا تھا۔ لہٰذا مشینی ذبح میں جانور کو ذبح کرنے کے بعد

اتنی دیر چھوڑ دینا ضروری ہے کہ اس کا جسم ٹھنڈا ہو جائے، ورنہ ذبح ہوتے ہی فوراً پانی میں ڈالنے سے کراہت ضرور ہو گی البتہ اس سے جانور کی حلت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

اسلامی اور مغربی ذبح کے جدید طریقہ کار میں تقابل

1. اسلامی ذبح کے طریقے سے جانور کا خون تمام نکل جاتا ہے جس سے جانور تھوڑی ہی دیر میں پاک ہو جاتا ہے، جبکہ مغربی طریقہ کار، جس میں جانور کو ذبح سے پہلے پانی میں ڈالا جاتا ہے یا اس کو بجلی کے جھٹکے دیئے جاتے ہیں، جو کہ اخراج دم کے عمل میں رکاوٹ بننے کے ساتھ ساتھ اخراج دم کے عمل کو طول دیتے ہیں، اور اکثر و بیشتر وہ خون جانور کی انتڑیوں میں بھی رہ جاتا ہے، اور ساتھ ساتھ یہ بات بھی ہے کہ ذبح سے قبل جانور کو پانی میں ڈالنا یا اسے بجلی کے جھٹکے دینا موت کے گھاٹ بھی اتار دیتا ہے جس سے جانور کے گوشت میں مزید وائرس پیدا ہو جاتے ہیں۔
2. مغربی طریقہ کار کا فلسفہ یہ ہے کہ اس سے جانور کو راحت ملتی ہے اور یہ طریقہ تکلیف میں کمی کا سبب بنتا ہے اور اسلامی طریقہ کار کو جانور کے لیے تکلیف کا باعث سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ فلسفہ حقیقت کے منافی ہے۔ کیونکہ جانور کو بجلی کے جھٹکے دینا یا پانی میں ڈالنا یا اسے لٹکا کر ذبح کرنا اسے مزید تکلیف دینے کے مترادف ہے، اور اسلامی طریقہ ذبح میں جیسے جیسے جانور کا خون نکلتا ہے اس میں تکلیف کا احساس کم ہوتا جاتا ہے، اور جب جیسے ہی جانور کا خون اور سانس بند ہوتا ہے تکلیف کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اسلامی طریقہ کار سے جانور کی ریڑھ کی ہڈی برقرار رہتی ہے جو دماغ سے دل اور پورے جسم کی طرف خون کو نکالنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے اور جیسے ہی جانور کا خون جسم سے نکل جاتا ہے تو وہ کومے کی حالت میں چلا جاتا ہے جس سے تکلیف کا احساس ختم ہو کر رہ جاتا ہے
3. عمل ذبح کے بعد جانور کے اعضاء کا حرکت کرنا اس کے خون کے جلدی نکلنے میں معاون ہوتا ہے نہ کہ یہ تکلیف کا سبب ہے[91]۔

خلاصہ بحث

اسلام کے اندر اختیاری حالت میں کسی بھی جانور کی حلت کے لیے اس کے جسم کے میں پائے جانے خون کو نکالنا ضروری ہے جو ذبح (جانور کی حلق کی جانب سانس اور کھانے کی انتڑیوں کو کاٹنے) سے یا نحر (حلق میں لبہ والی جگہ سے پہلے خون نکالنا اور پھر ذبح کرنے) سے نکالا جاتا ہے، البتہ غیر اختیاری حالت میں جانور کے کسی بھی حصے سے زخم لگا دینا اور خون کا نکلنا جانور کے حلال ہونے کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔ ذبح کرتے وقت جانور پر بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے، تاہم بھولنے کی صورت میں معاف ہے، جانور حلال ہو جائے گا۔ یورپین ممالک اور دوسرے ممالک جہاں ہاتھ کے ساتھ ذبح کرنا قانونی طور پر منع ہے وہاں ہاتھ کی جگہ مشین نے لے لی ہے کہ ایک ہی وقت میں ایک یا ایک سے زیادہ جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔ مشین کو چلانے (Operate) والا اگر مسلم یا کتابی ہو اور مشین چلاتے وقت تسمیہ پڑھ لے اور اور مطلوبہ جگہ سے جانور کی مطلوبہ انتڑیوں کو جاانور کی موت واقع ہونے سے پہلے پہلے کاٹ دیا جائے تو ایسے

جانور خواہ تعداد میں زیادہ ہی کیوں نہ ہوں وہ حلال ہوں گے۔اگرچہ معاصر علما میں سے بعض نے (جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے) ان جانوروں کا تعین کرنا، جن کو ایک مرتبہ تسمیہ پڑھنے سے ذبح کرنا ہے، ضروری قرار دیا یا جیسا کہ بعض علما نے ایسے طریقہ ذبح میں جانور کی ذبح ہونے سے پہلے موت کے واقع ہونے کے خدشے کی وجہ سے (جبکہ جانور کو ذبح سے پہلے بجلی کے جھٹکے دینے یا پانی میں ڈالنے جانور کی موت واقع ہونا کا خدشہ ہوتا ہے)، ایسے طریقے سے ذبح کرنا سے منع کیا ہے، مگر جب ان ممالک میں حالات عموم بلوی کی صورت اختیار کر چکے ہیں اور "إذا ضاق الأمر اتسع" کے تحت جب شرائط پوری پائی جائیں تو خود کار آلے سے ذبح شدہ جانور حلال ہو گا، کیونکہ دین میں آسانی کا حصول اور مشقت کو دور کرنے کا تقاضا یہی ہے۔واللہ اعلم

References

1- جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ سورہ طور: 56/51

[2]- سورۃ صافات، آیت 107

Sūrah Ṣāfāt, verse No: 107

[3]- الفارابي إبو نصر إسماعيل بن حماد الجوہری، الصحاح تاج اللغۃ (دار العلم للملايين –بیروت، الطبعۃ: الرابعۃ 1407ھ-- 1987م)، 1/362؛ 1؛ معجم مقاييس اللغۃ لابن فارس (الناشر: دار الفکر، عام النشر: 1399ھ-- 1979م)، 2/369؛ ابن منظور لسان العرب (الناشر: دار صادر –بیروت، الطبعۃ: الثالثۃ-1414ھ-)، 2/436

Al-Fārābī Abu Naṣar Ismā'īl ibn Ḥammād Al-Johrī, Al-ṣiḥāḥ tāj al-Lugha, Dār al-'ilm li al-Malāyīn, Beirūt, 2nd publication 1986 AD, 1/364; Ibn Fāras, Mu'jam maqāiīs al-Lugha, Dār al-Fikar, 1979 AD, 2/369; Ibn Manẓūr, Jamāl al-Dīn, Lisān al-Arab, Dār Ṣādir, Beirūt, 3rd edition, 2/436

[4]- سورۃ البقرۃ، آیت 71

Sūrah al- Baqrah, Verse No: 71

[5]- سورہ البقرۃ آیت 49

Sūrah al- Baqrah, Verse No: 49

[6]- سورۃ مائدہ، آیت 03

Sūrah al-Mā'idah, Verse No: 03

[7]- عبد الرحمٰن بن محمد بن قاسم العاصمی الحنبلی، حاشیۃ الروض المربع شرح زاد المستقنع (الطبعۃ: الأولى- 1397ھ)، 7/441؛ مصطفیٰ السیوطی الرحیبانی، مطالب إولی النہی فی شرح غایۃ المنتہی 18/486

Abdul Reḥmān ibn Muḥammad ibn Qāsim al-Aāṣmī, Ḥāshiyat al-Rauḍ al-Murabba' sharḥ zād al-mustaqna', 1st publication, 1397 AH,7/441; Muṣṭafā al-Sayūṭī al-Raḥībānī, Maṭālib olī al-Nuhā fī sharḥ ghay al-muntahā, 18/486

[8]- اونٹ کے گلے کی وہ جگہ جہاں سے اسے کوئی تیز دھاری دار چیز مار کر خون نکالا جاتا ھے اسے نحر کہتے ہیں۔

[9]- سنن دار قطنی، کتاب الاشربۃ وغیرھا، باب الصید والذبائح والأطعمۃ وغیر ذلک، 11/53، حدیث 4817

Sunan Dār Quṭnī, Kitāb al-ashribah wq ghairuhā, Bāb al-ṣaid wa al-Dhabā'iḥ wa al-aṭ'imah wa Ghairo dhalik, 11/53, Ḥadīth No: 4817

[10]- سنن البیہقی، کتاب الضحایا باب الذکاۃ فی المقدور علیہ ما بین اللبۃ والحلق 9/278، حدیث نمبر: 19597

Sunan AL-baihqī, Kitāb al-ẓaḥāya, Bāb al-dhakāt fī al-maqdūr alaihi mā bain al-labbah wa al-ḥalq, 9/278, Hadīth No:19597

[11]- مولانا محمد فہیم، ذبیحہ کے شرعی احکام، (ایفاء پبلیکیشن، نئی دہلی)، 27

Mulānā Muḥammad Fahīm, Dhabīḥa kay aḥkām, 'iīfā Publication, New Dehi, 27

[12]- سنن ابوداود، کتاب الضحایا، باب فی المبالغۃ فی الذبح، حدیث 2826

Sunan Abū Dāwūd, Kitāb al-Ḍaḥāyā, Bāb fī al-mubālagh fī al-dhibḥ, Hadīth No: 2826

[13]-ابن عابدین رد المحتار علی الدر المختار (الناشر: دار الفکر-بیروت، الطبعۃ: الثانیۃ، 1412ھ--1992م)، 6/294

Ibn Aābdīn, Radd al-Mukhtār Alā al-Durr al-Mukhtār, Dār al-Fikr, 2nd Publication, 1992 AD,6/294

[14]- صحیح مسلم کتاب الصید والذبائح ومایؤکل من الحیوان باب الصید بالکلاب المعلمۃ، حدیث 1929

Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Ṣaid wa al-Dhabā'iḥ wa mā yukalo min al-ḥaiwān, Bāb al-Ṣaid bil Kilāb al-muallimah, Hadīth No:1929

[15]-اور اس پر فقہاء کا اجماع ہے۔ دیکھیئے: فتح الباری 9/629؛ المغنی لابن قدامۃ 9/395

See: Fatḥ al- Bārī, 9/629; Ibn Qudāmah, Al-Mughnī, 9/395

[16]- ذبیحہ کے شرعی احکام، (ایفاء پبلیکیشن، نئی دہلی)، 32؛ ذبح کے انہی طریقوں کو مجمع فقہ اسلامی نے شرعی ذبح کے طریقے قرار دیا ہے۔ دیکھیئے: مجمع فقہ اسلامی کا اجلاس نمبر 10، جو جدہ میں 28 جون سے 3 کولائی 1997 تک جاری رہا۔

Mulānā Muḥammad Fahīm, Dhabīḥa kay aḥkām, 32

[17]- سورۃ مائدہ، آیت 03

Sūrah Ma'idah, Verse No:03

[18]- تفسیر قرطبی 6/51

Tafsīr Qurṭabī, 6/51

[19]- سورۃ مائدہ، آیت 03

Sūrah Ma'idah, Verse No:03

[20]- سورۃ البقرہ آیت 173

Sūrah al-Baqrah, Verse No: 173

[21]-المغنی لابن قدامۃ 9/415

Ibn Qudāmah, Al-Mughnī, 9/415

[22]- صحیح بخاری، کتاب الذبائح والصید باب ماانہر الدم من القصب والمروۃ والحدید، حدیث 5503

Ṣaḥīḥ Bukhārī, Kitāb al-dhabā'iḥ wa al-Ṣaid, Bāb mā anhar al-Dam min al-Qaṣab wa al-Marwa wa al-ḥadīd, Hadīth No: 5503

[23]-- صحیح بخاری، کتاب الذبائح والصید باب التسمیۃ علی الصید حدیث 5475

Ṣaḥīḥ Bukhārī, Kitāb al-dhabā'iḥ wa al-Ṣaid, Bāb al-Tasmiyah Alā al-ṣaid, Hadīth No: 5475

[24]-اس کا حوالہ گزر چکا ہے

[25]-التذکیۃ، د۔ عبدالناصر ابوالبصل ص 4،5۔ یہ مقالہ مجمع فقہ اسلامی کے اجلاس نمبر 21، 2013 میں پیش کیا گیا۔

Al-Tadhkiyah, Dr. Abdul Naṣir Abū al-Baṣal, 4-5

[26]-المغنی، 8/576

Al-Mughnī, 8/576

[27]- مسلم، کتاب الصید والذبائح ومایؤکل من الحیوان، باب الأمر باحسان الذبح والقتل، وتحدید الشفرۃ حدیث 1955؛ سنن ترمذی، ابواب الدیات، باب ماجاء فی النہی عن المثلۃ حدیث 1409

Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Ṣaid wa al-Dhabā'iḥ wa mā yukalo min al-ḥaiwān, Bāb al-bi'Iḥsān al-dhibḥ wa al-Qatal wa tḥdīd al-shafrah, Hadīth No:1955; Sunan al-Tirmadhī, Abwāb al- Diyāt, Bāb Mā Jā'a fī al-Nahy 'an al-Muthlah, Hadīth No: 1409

[28]- سنن ابن ماجہ، کتاب الذبائح باب إذا ذبحتم، فاحسنوا الذبح حدیث 3172

Sunan Ibn Mājah, Kitāb al-dhabā'iḥ, Bāb idhā dhabaḥtum fa'asinū al-dhibḥah, Hadīth No: 3172

[29]-المنتقی من احادیث المصطفیٰ ﷺ (مطبعۃ الرسالۃ المقدسیۃ، القدس، فلسطین) ص 165؛ الاعجاز العلمی فی التحذیر بالذبح ووجوب عدم نخع الذبائح (القدس: 1413ھ) ص 2

Al-Muntaqā min aḥādīth al-Muṣṭafā, Maṭba'at al-Risālah, Al-Qudus, Palestine, 165; Al-I'jāz al-ilmī fi al-taḥdhīr bi al-dhibḥ wa wujūb adm nakh'I al-dhabā'iḥ, Al-Qudus, 1413 AH, 02

[30]- سنن ابن ماجه، کتاب الذبائح باب إذاذ بحتم، فأحسنواالذبح حدیث 3171

Sunan Ibn Mājah, Kitāb al-dhabā'iḥ, Bāb idhā dhabaḥtum fa'asinū al-dhibḥah, Hadīth No: 3171

[31]- المغنی، 8/576

Al-Mughnī, 8/576

[32]- المغنی، 8/574،576؛ شرح الصغیر (مکتبہ دار المعارف مصر: 1394ھ) 2/172

Al-Mughnī, 8/574 -576; Sharḥ al-Ṣaghīr, Maktabh Dār al-Ma'āraf, Egypt:1394 AH, 2/172

[33]- ہدایہ (مطبعہ خیریہ قاہرہ 1326ھ) 4/52

Hidāyah, Maṭba'a Khairiyah, Qairo : 1326 AH, 4/52

[34]- تحفۃ الفقہاء 3/97

Tuḥfa al-Fuqahā, 3/97

[35]- شرح الصغیر 2/172

Sharḥ al-Ṣaghīr, 2/172

[36]- یہ آداب مولانا محمد فہیم، ذبیحہ کے شرعی احکام، اور التذکیۃ، د۔ عبدالناصر ابوالبصل کے مقالے، جو کہ مجمع فقہ اسلامی کے اجلاس نمبر 21، 2013 میں پیش کیا گیا، دیکھے جاسکتے ہیں۔

[37]- مجمع فقہ اسلامی کا قرار نمبر 95 (10/3) {1}، جو کہ ذبائح کے بارے میں، جو کہ دسویں اجلاس میں 23–141828ھ صفر تک جاری رہا اس میں صادر کیا گیا۔

[38]- بدائع الصنائع (دار الکتاب العربی، بیروت: 1982), 41-40/5

Badā'I al-Ṣanā'I, Dār al-Kitāb al-arbī, Berūt: 1982, 5/40-41

[39]- تیسیر الکریم الرحمٰن فی تفسیر کلام المنان 239/2

Taisīr al-Karīm al-Reḥmān fī tafsīr kalām al-Mannān, 2/239

[40]- زاد المعاد 393/3

Zād al-Ma'ād, 3/393

[41]- بے ہوشی کا یہ عمل مختلف وسائل سے کیا جاتا ہے، مثلا: بجلی کے شاک سے، گیس کے ذریعے، سر پر سخت ضرب لگانے سے وغیرہ۔ دیکھیئے: التدویخ، د۔ التیجانی حسن الامین ص 10 (مقالہ جو کہ مجمع فقہ اسلامی کے اجلاس نمبر 21، 2013 میں پیش کیا گیا)

[42]- ذبیحہ کے شرعی احکام ص 55

DhbīHah kay shar'ī aḥkām, 55

[43]- ذبیحہ کے شرعی احکام ص 55

ibid

[44]- بدائع الصنائع، 5/46

Badā'I al-Ṣanā'I, 5/46

[45]- الشرح الصغیر 4/123

[46]- المغنی 13/290

Al-Mughnī, 13/290

[47]- سورہ انعام آیت 121

Sūrah An'ām, Verse: 121

[48]- بدائع الصنائع 5/46

Badā'I al-Ṣanā'I, 5/46

[49]- سورۃ حج آیت 36

Sūrah Ḥajj, Verse: 36

[50]- بدائع الصنائع 5/46

Badā'I al-Ṣanā'I, 5/46

[51]- بخاری، کتاب الذبائح والصید باب إذا وجد مع الصید کلبا آخر حدیث 5486

Ṣaḥīḥ Bukhārī, Kitāb al-dhabā'iḥ wa al-Ṣaid, Bāb Idhā wujida ma' al-ṣaid kaban 'ākhara, Hadīth No: 5486

[52]- سنن کبری للبیہقی، کتاب الصید والذبائح، باب من ترک التسمیۃ وھو ممن تحل ذبیحتہ 9/402، حدیث 18895

Sunan Kubrā al-Baihqī, Kitāb al-ṣaid wa al-dhabā'iḥ, Bāb man taraka al-tasmiyah wahuwa miman taḥillo dhabīhathū, 9/402, Hadīth No: 18895

[53]- المغنی 13/290

Al-Mughnī, 13/290

[54]- المجموع شرح المہذب 9/83

Al-Majmū' sharḥ al-Muhadhab, 9/83

[55]- سورۃ مائدہ آیت 3

Sūrah Mā'idah, Verse No: 03

[56]- زاد المحتاج 4/380

Zād al-Muḥtāj 4/380

[57]- سنن کبری بیہقی 9/239، حدیث 19361

Sunan Kubrā al-Baihqī, 9/239, Hadīth No: 19361

[58]- الجامع الکبیر، السیوطی، 1/526؛ سنن کبری بیہقی 9/240، حدیث 19368۔ (الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ)

Al-Suyūṭī, Al-Jāmi' al-Kabīr, 1/526; Sunan Kubrā al-Baihqī,9/240, Hadīth No: 19368

[59]- سورہ انعام آیت 121، بدایۃ المجتہد 1/369

Sūrah An'ām, Verse No: 121; Bidāyat al-Mujtahid, 1/369

60۔ سنن کبری بیہقی 9/239، حدیث 19361

Sunan Kubrā al-Baihqī, 9/239, Hadīth No: 19361

61۔ سنن صغیر، بیہقی، 3/123، حدیث 2689

Sunan Kubrā al-Baihqī, 3/123, Hadīth No: 2689

62- فتاوی اللجنۃ الدائمۃ" (463/22)، (462/22)

Fatāwa al-Lajnah al-Dā'imah, 22/463, 22/462

63- مجلۃ مجمع الفقہ الإسلامی" شمارہ نمبر: 10 (346/1)

Majallah Majma' al-fiqh al-Islāmī, al-adad: 10, 1/346

64- اللقاء المفتوح" (27/35)

Al-Liqā' al-Maftūḥ, 27/35

65- شیخ تقی عثمانی کی یہ گفتگو اس مجلّہ میں موجود ہے: مجلۃ مجمع الفقہ الإسلامی" شمارہ نمبر: 10 (1/541-544)۔ منقول از

https://islamqa.info/ur/172296

66- دیکھیئے: الذکاۃ بعد التدویخ بالصدمۃ الکہربائیۃ، ڈاکٹر عکرمہ سعید صبری، مفتی دیار قدس ڈاکٹر صاحب نے یہ مقالہ 2013 میں مجمع فقہ اسلامی الدولی میں پیش کیا تھا۔

See: Al-Dhakāt ba'd al-tadwīkh bi al-ṣadmah al-kahrbā'iyah, Dr. Ikramah Sa'īd Ṣabrī

67- احمد زرقا، شرح القواعد الفقہیۃ، قاعدہ نمبر 18، صفحہ 163 (دار القلم: دمشق)

Ahmad Zarqā, Sharḥ al-Qawā'id al-Fiqhiyah, Qā'idah No: 18, p.163, Dār al-Qalam, Demashaq

68- سورہ انعام آیت 121، بدایۃ المجتہد 1/369

Surah An'ām, Verse No: 121; Bidāyat al-Mujtahid, 1/369

[69]- سورۃ حج آیت 36

Sūrah Ḥajj, Verse No: 36

[70]- سورہ انعام آیت 118

Surah An'ām, Verse No: 118

[71]۔ بدائع 5/48

Badā'I al-Ṣanā'I, 5/48

[72]۔ سورہ انعام آیت 121، بدایۃ المجتہد 1/369

Surah An'ām, Verse No: 121; Bidāyat al-Mujtahid, 1/369

[73]۔ المغنی 13/290؛ نہایۃ المحتاج 8/118

Al-Mughnī, 13/290; Nihāyat al-Muḥtāj, 8/118

[74]۔ بحر الرائق 8/193؛ بدایۃ المجتہد 1/365؛ مغنی المحتاج 4/271؛ المغنی 13/304

Baḥru al-Rā'iq, 8/193; Bidāyat al-Mujtahid, 1/365; Mughnī al-MuḥTj, 4/271, A-Mughnī, 13/304

[75]۔ بدائع الصنائع 3/40؛ ہدایہ 4/53

Badā'I al-Ṣanā'I, 5/40; Hidāya, 4/53

[76]۔ بدایۃ المجتہد 1/425

Bidāyat al-Mujtahid, 1/425

[77]۔ شرح المحلی عن المنہاج 4/259

Sharḥ al-Maḥallā an al-Minhāj 4/259

[78]۔ شرح الزرکشی علی الخرقی 3/52

Sharḥ al-Zarkashī Alā al-Khirqī 3/52

[79]۔ بخاری، کتاب الشرکۃ باب قسمۃ الغنم حدیث 2488

Bukhārī, kitāb al-sharikah, Bāb Qismat al-ghanam, Hadīth No: 2488

[80]۔ سنن کبری، بیہقی، 9/278، حدیث 19601

Sunan Kubrā al-Baihqī, 9/278, Hadīth No: 19601

[81]۔ بدایۃ المجتہد 1/366

Bidāyat al-Mujtahid, 1/366

[82]۔ بدائع الصنائع 5/41؛ الکرشی علی مختصر الکلیل 3/3؛ مغنی المحتاج 4/265؛ المغنی 13/303

Badā'I al-Ṣanā'I, 5/41, Al-Karshī Alā MuKhtaṣar al-Kalīl, 3/3; Mughnī al-MuḥTj, 4/265; A-Mughnī, 13/303

[83]۔ المغنی 13/307

A-Mughnī, 13/307

[84]۔ ایضا

Ibid,

[85]۔ بدایۃ المجتہد 1/369؛ المغنی 13/306

Bidāyat al-Mujtahid, 1/369; A-Mughnī, 13/306

[86]۔ مغنی المحتاج 4/271؛ المغنی 13/308؛ بحر الرائق 8/194؛ بدایہ المجتہد 1/369

Bidāyat al-Mujtahid, 1/369; A-Mughnī, 13/308; Baḥru al-Rā'iq, 8/194; Bidāyat al-Mujtahid, 1/369

[87]۔ المغنی 13/308

A-Mughnī, 13/308

[88]۔ ایضا 13/307

ibid, 13/307

[89]۔ ایضا

Ibid,

[90]۔ بدائع 5/193

[91]۔ دیکھیئے: الذکاۃ بعد التدویخ بالصدمۃ الکسر بائیۃ، ڈاکٹر عکرمہ سعید صبری، مفتی دیار قدس ڈاکٹر صاحب نے یہ مقالہ 2013 میں مجمع فقہ اسلامی الدولی میں پیش کیا تھا۔